REGD No. L. 5254

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

فون نمبر ۲۹

اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم پنجشنبہ

۲ ربیع الثانی ۱۳۷۸ھ

فی پرچہ ۱۲

جلد ۴۷/۱۲ ۱۶ اخاء ۱۳۳۷ھش ۱۶ اکتوبر ۱۹۵۸ء نمبر ۲۳۹

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۱۵ اکتوبر۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق ۱۳ اکتوبر کی اطلاع مظہر ہے۔

"طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے"۔ الحمد للہ

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازی عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

— حضرت مرزا شریف احمد صاحب سلمہ ربہ کی طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے الحمد للہ

درآمدی لائسنسوں کی فروخت کو مارشل لاء کے تحت جرم قرار دیدیا گیا

ایسے جرائم کی سزا دس سال تک قید سخت مقرر کی گئی ہے۔

کراچی ۱۲ اکتوبر۔ کراچی میں درآمدی لائسنسوں اور پرمٹوں کی فروخت کو مارشل لاء کے تحت جرم قرار دے دیا گیا ہے۔ سرکاری اعلان کے مطابق ایسے جرائم کی سزا دس سال تک قید سخت ہوگی۔ مارشل لاء کے مزید احکام کے تحت طبقہ وارانہ منافرت یا دشمنی پیدا کرنے کی سزا بھی دس سال تک قید سخت مقرر کی گئی ہے۔

پریس کمیشن کو عدالتی اختیارات

کراچی ۱۵ اکتوبر۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ جو پریس کمیشن ابھی از سر نو قائم کیا گیا ہے۔ اسے سول عدالت کے اختیارات دے دیئے گئے ہیں۔ گزٹ نوٹیفکیشن کے مطابق پریس کمیشن گواہوں کو لازماً حاضر ہونے کا حکم دے سکتا ہے۔ اخبارات جرائد اور خبر ایجنسیوں کے حسابات کی کتابیں پیش کرنے کے لئے مجبور کر سکتا ہے۔ اور چھاپہ خانوں اور اخبارات اور دفاتر کے معائنے کا اختیار رکھتا ہے۔

جنرل ایوب کے حکم کا بنگالی ترجمہ

ڈھاکہ ۱۵ اکتوبر۔ مارشل لاء کے ناظم اعلیٰ جنرل محمد ایوب خاں نے پاکستان میں مارشل لاء نافذ کرتے کا جو حکم جاری کیا ہے۔ اس کا بنگالی زبان میں ترجمہ کر کے اسے اشتہار کی شکل میں چھاپا گیا ہے۔ یہ اشتہار ہوائی جہازوں کے ذریعہ گرا کر عوام تک پہنچائے جا رہے ہیں۔

ڈھاکہ سنٹرل جیل کا معائنہ

ڈھاکہ ۱۵ اکتوبر۔ مشرقی پاکستان کے گورنر جناب ذاکر حسین نے کل ڈھاکہ سنٹرل جیل کا اچانک معائنہ کیا۔ آپ نے قیدیوں کی حالت بہتر بنانے کے متعلق جیل کے حکام کو ضروری مشورے دیئے۔ آپ نے سیاسی قیدیوں کے وارڈ کا بھی معائنہ کیا۔

متحدہ عرب جمہوریہ میں پاکستان کے سفیر نے اپنے تقرر کے کاغذات پیش کر دیئے

قاہرہ ۱۵ اکتوبر۔ متحدہ عرب جمہوریہ میں پاکستان کے سفیر خواجہ شہاب الدین نے کل صدر ناصر کو اپنے تقرر کے کاغذات پیش کئے۔

"صدر نے صحیح اور بروقت کارروائی کی ہے" خواجہ شہاب الدین کا بیان

پاکستان تمام ملکوں سے دوستی کا دل سے متمنی ہے۔

قاہرہ ۱۵ اکتوبر۔ متحدہ عرب جمہوریہ میں پاکستان کے سفیر خواجہ شہاب الدین نے "الاھرام" کے ایک نامہ نگار سے کہا ہے کہ پاکستان میں حکومت کی تبدیلی ضروری تھی۔ اس کا مقصد یہ ہے کہ ایک مضبوط انتظامیہ قائم کی جائے۔ اقتصادی حالات بہتر بنائے جائیں۔ اور ملک سے بددیانتی ختم کی جائے۔ پاکستان کی خارجہ پالیسی کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے کہا۔ کہ ہماری خارجہ پالیسی کا اصول یہ ہے کہ تمام ملکوں سے دوستی قائم کی جائے۔ اور کسی سے عناد نہ رکھا جائے۔ لیکن ہمارے بعض سیاستدانوں نے ان اصولوں کے بارہ میں الجھنیں پیدا کرنے کی کوشش کی تھی۔ ہم عربوں سے دوستی کے تہ دل سے متمنی ہیں۔ اور ان کی غلط فہمیاں دور کرنے کی یقیناً کوشش کریں گے۔

سوالات کا جواب دیتے ہوئے خواجہ شہاب الدین نے کہا کوئی پاکستانی کشمیر کا مسئلہ فراموش نہیں کر سکتا۔ ہم اس مسئلہ کو اطمینان بخش طور پر حل کرنے کی کوشش جاری رکھیں گے۔ ایک اور سوال کا جواب دیتے ہوئے پاکستانی سفیر نے کہا صدر کی آئینی ذمہ داری تھی۔ کہ وہ مارشل لاء کے نفاذ سے قبل کے حالات کے پیش نظر مناسب کارروائی کرتے۔ صدر ایسا نہ کرتے۔ تو آخر کار اس کے سوا کوئی چارہ کار نہ ہوتا۔ کہ فوج ملک کو محفوظ رکھنے کے لئے کارروائی کرتی۔ صدر نے صحیح اور بروقت کارروائی کی ہے۔ پاکستان کے صدر کی آئینی حیثیت کا ذکر کرتے ہوئے خواجہ شہاب الدین نے پاکستان کے چیف جسٹس کی رائے کا حوالہ دیا۔ اور کہا کہ صدر سکندر مرزا بدستور پاکستان کے صدر ہیں اور مارشل لاء ان کے ماتحت ہے۔ ایک اور سوال کے جواب میں پاکستانی سفیر نے کہا پاکستان بھر کے عوام اور اخبارات نے حکومت کی تبدیلی کا خیر مقدم کیا ہے۔ آخر میں خواجہ شہاب الدین نے بعض ایسے اقدامات کا ذکر کیا۔ جو مارشل لاء کی انتظامیہ نے کئے ہیں۔ آپ نے کہا مارشل لاء کے تحت ایسے حالات پیدا کر دیئے جائیں گے کہ بالآخر حکومت عوام کو واپس کر دی جائے۔ انہوں نے جنرل محمد ایوب کے اس قول کا بھی حوالہ دیا ہے۔ کہ ہمیں بہرحال ملک میں جمہوریت کو دوبارہ قائم کرنا ہے۔

پسماندہ ملکوں کے لئے اقتصادی امداد کا خصوصی فنڈ

نیویارک ۱۵ اکتوبر۔ اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی نے ایک قرارداد منظور کی ہے جس کا مقصد پسماندہ ملکوں کو مزید اقتصادی امداد مہیا کرنے کے لئے ایک خصوصی فنڈ قائم کرنا ہے۔ ۷۷ ملکوں نے اس قرارداد کے حق میں ووٹ دیا۔ سعودی عرب نے رائے شماری میں حصہ نہیں لیا۔

آزاد کشمیر میں بھی نرخ گر گئے

مظفر آباد ۱۵ اکتوبر۔ پورے آزاد کشمیر میں اشیاء صرف کی قیمتوں میں بیس فیصدی کمی ہو گئی ہے۔ یہ کمی رضاکارانہ طور پر کی گئی ہے۔ کل آزاد کشمیر کے صدر سردار محمد ابراہیم خان نے مظفر آباد کے بعض علاقوں کا دورہ کر کے مارکیٹ کی حالت کا جائزہ لیا۔

اعلان تعطیل

قائد ملت لیاقت علی خان مرحوم کے یوم وفات پر مورخہ ۱۶ اکتوبر کو دفتر الفضل میں تعطیل ہوگی۔ اس لئے ۱۷ اکتوبر کا پرچہ شائع نہیں ہوگا۔ ایجنٹ صاحبان الفضل اور قارئین کرام مطلع رہیں۔ (مینجر الفضل)

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۱۶ اکتوبر

ایٹمی تجربات

کسی دانشمند کا قول ہے کہ دیو کی سی طاقت رکھنا اچھا ہے۔ لیکن اسے دیو کی طرح استعمال کرنا برا ہے۔ انسان ایک مدنیت پسند جاندار ہے۔ اور ظاہر ہے کہ مدنی امن قائم رکھنے کے لئے جس میں کوئی انسان اپنی زندگی اچھی طرح گزار سکتا ہے۔ ضروری ہے کہ انسان اپنی طاقت کا استعمال اسطرح کرے کہ جو نہ صرف اسکی اپنی ذات کے لئے مفید ہو۔ بلکہ سوسائٹی اور سماج کا نظام قائم رکھنے کے لئے بھی مفید ہو۔

آج انسان نے مادی طاقت کے بڑے بڑے ذخیروں پر قابو پا لیا ہے۔ اور اقوام اپنی مادی طاقت کو غیر محدود حد تک بڑھانے کی کوشش میں مصروف ہیں۔ ظاہر ہے کہ وافر طاقت پر قابو پانے کی کوشش بذات خود بری نہیں ہے۔ لیکن انسان کی تاریخ بتاتی ہے کہ انسان جتنی طاقت زیادہ حاصل کرتا جاتا ہے اس سے دنیا کو فائدہ بھی بے شک بہت پہونچ رہا ہے لیکن طاقت کی یہی حرص اسکو بسا اوقات تباہی کی طرف راغب کرتی رہی ہے۔ جس سے دنیا کا نظام درہم برہم ہوتا رہا ہے۔ چنانچہ پچھلی دو عالمی جنگوں کی تباہ کاریوں کے آثار ابھی تک موجود ہیں۔ اور معلوم نہیں کتنی نسلوں تک چلے جائیں۔

یہ حالت ہے کہ مغربی اقوام نے تیسری عالمی جنگ کا خطرہ پیدا کر دیا ہے اور معلوم نہیں کہ کب شیطان اس کا آغاز کرا دے۔ یہ خطرہ اتنا قریب آچکا ہے۔ کہ کئی بار بالکل سر پر آجاتا رہا ہے۔ لیکن کسی نہ کسی طرح ٹل جاتا رہا ہے۔ لیکن اس طرح کہ ایک جگہ سے ٹلتا ہے تو دوسری جگہ آ نمودار ہوتا ہے بلکہ حقیقت یہ ہے کہ پہلا خطرے کا امکان ابھی ختم نہیں ہو پاتا کہ ایک دوسرا امکان سر نکال لیتا ہے۔ اس طرح خطروں کا ایک پیوستہ سلسلہ چلا جا رہا ہے۔ اور خبر نہیں کس لمحہ ان اقوام کا پیمانہ صبر لبریز ہو جاتا ہے۔

روس اور امریکہ اس وقت دو قومیں ایسی ہیں جو اس خطرہ کی لیڈر رہی ہیں۔ دونوں میں خطرناک ہلاکی کے اسلحہ کی ایجادات میں مقابلہ کی دوڑ جاری ہے دونوں ایک دوسرے پر سبقت لے جانے کی پوری پوری کوشش میں مصروف ہیں۔ اس طرح اس کشمکش اور رقابت کی وجہ سے دونوں نے ہلاکی کے لیے ایسے سامان ایجاد کر لئے ہیں کہ اگر خدانخواستہ انہیں کبھی استعمال کرنے کی نوبت آ پہونچی۔ تو دنیا چند لمحوں میں بالکل تباہ ہو کر رہ جائے گی۔ اور لطف یہ ہے۔ کہ دونوں اطراف سے ساتھ ساتھ یہ اعلانات بھی کئے جا رہے ہیں کہ ہم اس دوڑ کو ختم کرنا چاہتے ہیں۔ چنانچہ ایک مدت سے یہ کوشش کی جا رہی ہے۔ کہ دونوں اقوام کسی ایسے سمجھوتے پر آجائیں کہ جس سے یہ جنگی فوقیت کی دوڑ ختم کر دی جائے۔ لیکن ہو یہ رہا ہے۔ کہ حقیقت میں دونوں دوسرے کو تو روکنا چاہتی ہیں۔ لیکن خود اپنا کام جاری رکھنا چاہتی ہیں۔ چنانچہ پچھلے دنوں روس نے اعلان کیا تھا کہ وہ خود بخود بغیر کسی سمجھوتے کے اپنے ایٹمی تجربات بند کرتا ہے۔ روس کے اس اعلان سے اقوام میں بظاہر ایک اطمینان کی لہر دوڑ گئی تھی۔ لیکن بداعتمادی کی وجہ سے جو اقوام میں گزشتہ صدیوں کے تجربات سے باہم پیدا ہو گئی ہوئی ہے بڑی اقوام کو اس میں فریب کی جھلک نظر آ رہی تھی۔ چنانچہ امریکہ نے صاف صاف لفظوں میں اپنی بدگمانی کا اظہار کر دیا اور ایٹمی تجربات روکنے سے انکار کر دیا۔

اس ضمن میں جو موجودہ صورت حال ہے وہ مندرجہ ذیل خبر سے واضح ہو جاتی ہے:۔

"لنڈن ۱۰ اکتوبر۔ روس اور مغربی ملکوں کے مابین ایٹمی اسلحہ کے تجربات کو بند کر دینے کے مسئلہ پر کوئی معاہدہ ہو جانے کی جو متزلزل امیدیں قائم ہیں۔ اور جس کے بعد تخفیف اسلحہ کی جانب کوئی قدم اٹھایا جا سکتا تھا۔ وہ اب مسٹر گرامیکو کے اس حیران کن انتباہ کے بعد منقطع ہو چکی ہیں کہ روس پھر ایٹمی اسلحہ کے تجربات شروع کر دے گا۔ گزشتہ مارچ سے جبکہ روس نے ایٹمی اسلحہ کے بند کر دینے کا اعلان کیا تھا اب تک برطانیہ اور امریکہ نے مجموعی طور پر جتنے ایٹم بم چھوڑے ہیں ان کے مساوی ہونے کے لئے روس مزید ۸۸ بموں کا تجربہ کرے گا۔ اور روس ۳۰ ستمبر سے جب سے کہ اس نے ایٹم بموں کا تجربہ دوبارہ شروع کیا ہے۔ اب تک پانچ بم چھوڑ چکا ہے۔ چنانچہ اب اگر ماسکو نے اس برابری کی کوشش کی۔ اور امریکہ اور برطانیہ کے ایک بم کے بدلہ میں اپنا ایک بم چھوڑنا شروع کیا۔ تو امریکہ اور برطانیہ اپنے اس عہد کی پابندی سے آزاد ہو جائیں گے۔ جو انہوں نے ۳۱ اکتوبر سے ایٹمی تجربات ایک سال کے لئے بند کر دینے کے بارے میں کیا تھا۔ کیونکہ یہ عہد اس شرط پر کیا گیا تھا کہ سوویٹ روس بھی اپنے ایٹمی تجربات اس دوران بند رکھے گا جس دوران جنیوا میں ایٹمی تجربات بند کرنے اور تخفیف اسلحہ سے متعلق مذاکرات جاری رہیں گے۔ اب روس نے ایک طرف تو خود ایٹمی اسلحہ کے تجربات دوبارہ شروع کر دیئے ہیں۔ اور دوسری طرف وہ یہ مطالبہ کر رہا ہے۔ کہ ایٹمی اسلحہ کے تجربات پر ہمیشہ کے لئے پابندی عائد کر دی جائے گی۔ اس سے روس اور مغربی ملکوں کے درمیان خلیج اور زیادہ وسیع ہو گئی ہے۔ مسٹر گرامیکو نے اس امر کو بھی واضح کر دیا ہے کہ اگر ایٹمی اسلحہ کے تجربات پر پابندی کے مسئلہ کو کسی دوسرے مسئلہ سے منسلک کیا گیا تو اس پر کوئی بھی تصفیہ ہونا ناممکن ہو جائے گا۔ اسی کے پیش نظر کہا جا سکتا ہے کہ ۳۱ اکتوبر سے جنیوا میں جو مذاکرات شروع ہونے والے ہیں۔ وہ انتہائی مایوس کن حالات میں شروع ہو رہے ہیں۔ ادھر برطانوی دفتر خارجہ کے ایک ترجمان نے آج بتایا ہے کہ ۳۱ اکتوبر کے بعد سے ایٹمی اسلحہ کے تجربات کی بندش کا انحصار اب روس کے رویہ پر ہے۔ ترجمان نے مزید کہا کہ اس سلسلہ میں ملکہ عالیہ کی حکومت کی پالیسی میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی ہے۔ ہم اب بھی اس امر کے لئے تیار ہیں کہ ۳۱ اکتوبر سے مذاکرات شروع کئے جائیں اور اسی تاریخ سے ایک سال کے لئے ایٹمی تجربات بند کر دیئے جائیں۔ بشرطیکہ روس بھی اس عرصہ کے دوران ایٹمی اسلحہ کے تجربات نہ کرے۔"

اس خبر سے واضح ہو جاتا ہے۔ کہ یہ اقوام اپنی موجودہ ذہنی کیفیت کی موجودگی میں کسی طرح اس دوڑ کو بند کرنے پر تیار نہیں ہو سکتیں۔ اس سے واضح ہے کہ ان اقوام کی اصل بیماری یہ نہیں ہے۔ کہ وہ روز بروز قدرتی طاقتوں پر زیادہ سے زیادہ قابو حاصل کر رہے ہیں۔ بلکہ اصل بیماری وہ ذہنی کیفیت ہے جو اس وقت ان اقوام کی بن گئی ہوئی ہے جیسا کہ ہم نے شروع میں کسی دانشمند کا قول نقل کیا ہے۔ ان اقوام کا بے پناہ قوت پر قابو حاصل کرنا خطرناک نہیں۔ بلکہ اصل خطرہ اس شیطانی ذہنیت سے پیدا ہوتا ہے جو ان کو ایک دوسرے پر سبقت لے جانے پر ابھار رہی ہے۔

ان اقوام کا یہ خیال کہ ہم دنیا میں طاقت کا توازن قائم رکھنے کے لئے زیادہ سے زیادہ طاقت پیدا کر رہے ہیں ایک بہت بڑا فریب ہے۔ اس فریب سے انہیں صرف ذہنیت کی تبدیلی ہی نکال سکتی ہے۔ اور یہ ذہنیت کی تبدیلی ایمان باللہ اور ایمان بالمعاد ہی سے ہو سکتی ہے۔ ایسا ایمان باللہ اور ایمان بالمعاد صرف اسی صورت میں پیدا ہو سکتا ہے۔ کہ مذہب کو ایک زندہ حقیقت کی صورت میں ان کے سامنے پیش کیا جائے۔ اور ایسا اسی وقت ہو سکتا ہے کہ جب انسان اللہ تعالیٰ کو اسی طرح ایک حقیقت محسوس کرنے لگے جس طرح مادی اشیا انہیں محسوس ہوتی ہیں۔

اس احساس کو پیدا کرنے کا ایک نہایت آسان ذریعہ دعا ہے۔ افسوس ہے کہ بڑھتے ہوئے مادیاتی تغلب کی وجہ سے انسان اس حقیقت سے ناآشنا ہوتے چلے گئے ہیں۔ ضرورت ہے کہ جس طرح بڑے بڑے ماہر سائنسدان اپنے تجربات و مشاہدات کے نتائج دنیا میں پیش کرتے ہیں۔ اسی طرح خدا پرست لوگ اقوام میں پھیل کر اپنے مشاہدات اور تجربات سے زندہ خدا تعالیٰ کی موجودگی اقوام کو محسوس کرائیں۔ دنیا کی نجات ہمیشہ کی طرح آج بھی خدا پرستی کے احیاء پر ہے۔ صرف خدا پرستی ہی انسان کو خود اپنی طاقت سے بچا سکتی ہے۔ انسانی طاقت اسی وقت تک خود انسان کے لئے اور دنیا کے لئے مفید ہو سکتی ہے۔ جب تک انسان اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کے سامنے سجدہ ریز رکھتا ہے۔ ورنہ اس کی یہی طاقت شیطان کے قبضہ میں آکر اسی کے لئے تباہی اور بربادی کا باعث بن جاتی ہے۔

رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم

(رقم فرمودہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز)

(۴)

پھر میں نے انجیل کی طرف نگاہ کی۔ اور اسے گو میں ایک کتاب تو نہیں کہہ سکتا کیونکہ مسیح کے اقوال اور تعلیمیں اس میں بہت ہی کم نقل تھیں۔ زیادہ تر اس کے کارناموں پر روشنی ڈالی گئی تھی۔ لیکن پھر بھی اس میں روحانیت کی جھلک تھی۔ اور جو تھوڑی سی تعلیم مسیح کی طرف منسوب کر کے اس میں لکھی گئی تھی۔ وہ نہایت اعلیٰ اور دلکش تھی۔ اس کتاب میں سزا اور جزا کی جگہ محبت اور رحم پر زیادہ زور تھا۔ اور انسان کی اتی تکمیل کی جگہ آسمانی امداد پر انحصار رکھا گیا تھا۔ بدھ کی طرح توکل کا مظاہرہ تو نہ تھا لیکن مشکلات کے وقت خدا تعالیٰ کی امداد پر ضرور زور دیا گیا تھا۔ اس کتاب سے خود ہی ظاہر تھا کہ مسیح گو ایک ملہم من اللہ تھے۔ لیکن شریعت جدیدہ کے حامل نہ تھے اور گو ان کے الہامات اس میں مذکور نہ تھے۔ لیکن جو کچھ الہامات کا اس میں مذکور تھا وہ لطیف اور اللہ تعالیٰ کی شان کا ظاہر کرنے والا تھا۔ اور ایک ادنیٰ نظر سے اس کے الہامی ہونے کا علم حاصل کیا جا سکتا تھا۔ میں نے ایک خوشی کا سانس لیا اور کہا۔ جس طرح خدا تعالیٰ کا مجازی نور اس کے مادی عالم کی ہر شے سے ظاہر ہے اسی طرح اس کا حقیقی نور اس کے روحانی عالم کی ہر شے سے ظاہر ہے۔ میں نے کہا گو نبی فوت ہو چکے ہیں۔ مگر یہ کتب اپنے حسن دلکش کی وجہ سے ضرور لوگوں کی توجہ کو اپنی طرف کھینچتی ہوں گی۔ اور یہ باغ روحانی کے مختلف پودے ضرور یکجا جمع ہو کر دنیا کی روحانی کوفت کو دور کرتے اور اس کی اخلاقی افسردگی کو مٹاتے ہوں گے۔ مگر میری حیرت کی حد نہ رہی جب میں نے دیکھا کہ باوجود آنکھوں کے سامنے روحانی جواہرات کی موجودگی کے ہر ایک یہی شور مچا رہا تھا۔ کہ میرے پاس تو قیمتی ہیرے ہیں اور دوسروں کے پاس صرف بے قیمت پتھر۔ میں نے کہا خدایا ان عقل کے اندھوں کو کیا ہو گیا کہ وہ دیکھتے ہوئے نہیں دیکھتے اور سنتے ہوئے نہیں سنتے۔ کیا دنیا سے انصاف مٹ گیا ہے؟ کیا انسان اپنی روحانیت کی نمائش گذشتہ ایام میں کر چکا۔ اور اب بالکل کھوکھلا ہو گیا ہے۔ کیا یہ دنیا جو کسی وقت خدا کا تخت گاہ کہلاتی تھی اب محض شیطان کی چوگان بازی کے لئے رہ گئی ہے۔ میں اسی فکر میں تھا کہ پھر وہی دلوں کو پاک اور دماغوں کو منور کر دینے والی آواز بلند ہوئی۔ اور اس نے کہا ہمارا یہ مسلک نہیں کہ دنیا کی قبروں پر اپنا محل بنائیں جو حسن کو نہیں دیکھتا وہ اندھا ہے۔ بے شک گذشتہ کتب میں انسانی دست بُرد نے تغیر کر دیا۔ لیکن پھر بھی ان کا منبع الٰہی علم ہے اور ہماری آواز ان کی مصداق ہے اور ان کے خدا تعالیٰ کی طرف سے ہونے کی شہادت دیتی ہے ہمیں خدا تعالیٰ نے علاوہ اور مقاصد کے اس مقصد کیلئے بھی مبعوث فرمایا ہے کہ ہم تمام دنیا کی کتب کی تصدیق کریں اور ان کی سچائی کو ثابت کریں تا اللہ تعالیٰ پر ظلم کا الزام نہ لگے۔ اور تا حسن کو دیکھ کر اس کا انکار کرنے والے روحانی نابینائی کے مرض میں مبتلا نہ کئے جاویں۔ نادان انسان ان کتب کی صداقت کا کس طرح انکار کر سکتا ہے۔ جو غیب پر مشتمل ہیں۔ اور جن کی صداقت پر آئندہ زمانہ کی پیشگوئیاں کر کے اور خصوصاً ہمارے زمانہ کی خبر دے کر خدا تعالیٰ نے مہر لگا دی ہے۔ کوئی انسان نہیں جس کو غیب کا علم ہو۔ اور یہ کتب تو غیب کے خزانوں سے بھری ہوئی ہیں۔ اور یہ بھی تو دیکھو کہ باوجود اس کے کہ ان میں انسانی ملاوٹ ہے وہ توحید کی تعلیم کو خاص طور پر پیش کرتی ہیں۔ حالانکہ شیطانی کلام خدا تعالیٰ کی بادشاہت کو قائم نہیں کیا کرتا۔ اس آواز کو سن کر میرے دل کی گرہیں کھل گئیں میری پریشانی دور ہو گئی۔ اور میرے دل سے ایک آہ نکلی اور میں نے کہا یہ آواز گذشتہ کتب کے لئے بھی رحمت ثابت ہوئی۔

انسانی ضمیر کے لئے رحمت

جب میں نے دیکھا کہ سب قوموں میں نبی گذرے ہیں۔ اور سب ہی کے پاس شمع ہدایت موجود ہے۔ جس کے ذریعہ سے اگر وہ چاہیں تو اللہ تعالیٰ کا کامل نور پا سکتے ہیں۔ تو میں نے کہا کہ باوجود اس حسد اور بغض کے جو مختلف قوموں کو مختلف مذاہب کے بزرگوں اور کتب سے ہے پھر بھی وہ اشتراک اور وہ مناسبت جو ایک دوسرے کے مذاہب میں پائی جاتی ہے اور ان اعلیٰ تعلیمات کی وجہ سے جو ان کی کتب میں بھری پڑی ہیں۔ دنیا میں صلح اور امن کی تو ایک بنیاد قائم ہو گئی ہے۔ گو غیریت اور غیرت کی وجہ سے ایک دوسرے کے بزرگوں کو تسلیم نہ کریں۔ لیکن کم سے کم اس اتحاد نے دنیا کو لڑائی اور جھگڑوں سے تو ضرور بچا لیا ہو گا۔ لیکن میری حیرت کی حد نہ رہی۔ جب میں نے دیکھا کہ بعض لوگ بعض دوسرے لوگوں کو مار پیٹ رہے تھے اور طرح طرح سے دکھ دے رہے تھے۔ کہ تم کیوں اپنا عقیدہ چھوڑ کر ہمارے عقیدے کو قبول نہیں کر لیتے؟ میں نے دیکھا بعض کو گالیاں دی جا رہی تھیں بعض کو پیٹا جا رہا تھا۔ بعض کا بائیکاٹ کیا جا رہا تھا۔ بعض پر تمدنی دباؤ ڈالا جا رہا تھا۔ اور بعض پر اقتصادی۔ لیاقت تو موجود ہوتی۔ لیکن ملازمت نہ دی جاتی اچھا مال تو فروخت کرنے کے لئے ان کے پاس ہوتا۔ لیکن ان سے خرید و فروخت نہ کی جاتی۔ عدالتوں میں بلاوجہ اور بلا قصور ان کو کھینچا جاتا۔ بعض کو تو جلاوطن کیا جاتا تھا اور بعض کو تلوار سے ڈرا کر اپنا مذہب چھوڑنے کے لئے کہا جاتا۔ میں نے دیکھا کہ بعض دفعہ جس پر جبر کیا جاتا تھا۔ اس کا عقیدہ جبر کرنے والے سے سینکڑوں گنے زیادہ اچھا ہوتا بعض دفعہ جبر کرنے والے کے اعمال نہایت گندے ہوتے اور جبر کے تختہ مشق کے اعمال نہایت پاکیزہ ہوتے میں حیران ہو کر دیکھتا کہ یہ کیا ہو رہا ہے۔ جب بعض لوگ جابروں سے پوچھتے کہ آخر یہ کیا ظلم ہے اور ان لوگوں کو کیوں دکھ دیا جا رہا ہے۔ تو لوگ جواب میں کہتے کہ آپ اپنے کام سے کام رکھیں۔ ہم لوگ انصاف کر رہے ہیں۔ اور ظلم نہیں بلکہ حقیقی خیر خواہی کرنے والے ہیں۔ اگر مادی طور پر ہم نے کچھ سختی کر لی۔ تو اس کا حرج کیا ہے۔ جب کہ ان کی روح کو ہم نجات دلا رہے ہیں۔ میں نے دیکھا کہ یہ ظلم ترقی کرتے کرتے اس قدر بڑھ گیا کہ بعض لوگوں کو صرف اس جرم پر آزار پہنچائے جاتے لگے کہ وہ کیوں اپنے رب کی آواز کو سنتے ہیں۔ اور بعض کو اس کے لئے کہ کیوں توحید کے قائل ہیں اور بعض کو اس لئے کہ کیوں خدا تعالیٰ کی طرف ظلم اور کمزوری منسوب نہیں کرتے اور میں نے لوگوں کو اس لئے بھی دوسروں پر جبر کرتے دیکھا۔ کہ وہ کیوں تسلیم نہیں کرتے کہ خدا تعالیٰ بھی جھوٹ بول سکتا ہے۔ آہ یہ ایک بھیانک نظارہ تھا۔ جسے دیکھ کر میری روح کانپ گئی! اور میں نے کہا۔ آخر ان نبیوں کے آنے کا کیا فائدہ ہوا۔ یہ شریعتیں کس مصرف کی ہیں۔ کہ ان کے باوجود یہ ظلم ہو رہے ہیں! اور میں ابھی اسی سلوک پر حیرت کر رہا تھا۔ کہ میں نے دیکھا۔ بعض لوگ عبادت کے لئے عبادت گاہوں کی طرف آنا چاہتے تھے۔ کہ بعض دوسرے لوگوں نے ان کو روکا۔ اور کہا کہ تم کو کس نے کہا ہے کہ ان مقدس مقامات کو ناپاک کرو۔ اور کیا تم کو شرم نہیں آتی کہ جب کہ تم عشائے ربانی میں فطیری کی جگہ خمیری روٹی استعمال کرتے ہو۔ یا مقدس اشیاء کو دستانے پہن کر پکڑ لیتے ہو۔ تم ہماری عبادت گاہوں میں داخل ہو کر انہیں نجس کرنا چاہتے ہو غرض اس قسم کی باتیں تھیں۔ جن پر میں نے دیکھا کہ لوگ ایک دوسرے کو عبادت گاہوں سے روک رہے تھے۔ اور نتیجہ یہ تھا کہ لوگوں کی توجہ عبادت ہی سے ہٹ رہی تھی۔

پھر میں نے دیکھا کہ بعض لوگ اس سے بھی آگے بڑھ گئے اور انہوں نے ثواب کا سب سے بڑا کام یہ سمجھا۔ کہ جہاں موقعہ ملا۔ دوسروں کی عبادت گاہ گرا دی۔ یہود مسیحیوں کی عبادت گاہیں اور مسیحی یہودیوں کی اور بدھ ہندوؤں کی اور ہندو بدھوں کی عبادت گاہیں گرا رہے تھے! اور اپنے اعمال پر فخر کر رہے تھے! اور ہر ایک شخص یہ خیال کر رہا تھا کہ اللہ تعالیٰ کی بخشش کا پیمانہ اس کے لئے دوسری قوم کی عبادت گاہوں کے گرانے کے کام کے مطابق وسیع ہو گا۔ آہ یہ مقدس جذبات

کی بے حرمتی کا ایک حیا سوز نظارہ تھا ایک دل دہلا دینے والا منظر تھا۔ میں نے کہا۔ کیا یہ ترقی ہے؟ جو دنیا نے ان ہزاروں سالوں میں کی ہے جن میں قریباً ہر صدی نے ایک نبی پیدا کیا ہے۔ کیا یہ ارتقاء ہے۔ جسے علمائے سائنس ہمارے سامنے پیش کرتے ہیں۔ میں شاید نبیوں کے کاموں کی پائیداری کا قائل ہی نہ رہتا۔ اگر وہی پاکیزہ آواز مقدس آواز جو پہلے میرے شبہات کا ازالہ کرتی رہی تھی۔ پھر بلند نہ ہوتی۔ پھر میں اسے دنیا کی آوازوں کو دباتے ہوئے نہ پاتا۔ پھر اسے جلالی انداز میں یہ کہتے نہ سنتا کہ حق آگیا اور باطل بھاگ گیا۔ باطل تو بھاگا ہی کرتا ہے۔ دین کے معاملہ میں جبر ہرگز جائز نہیں۔ کیونکہ خدا تعالےٰ نے ہدایت اور گمراہی میں کامل فرق کرکے دکھا دیا ہے خدا تعالےٰ نے ہر ایک ضروری امر کو کھول دیا ہے۔ اور بقدر ضرورت جسمانی پانی کی طرح وہ مختلف ممالک میں روحانی پانی برساتا رہا ہے۔ ان کے اختلافات اس امر پر دلالت نہیں کرتے۔ کہ وہ پانی پاک نہیں۔ بلکہ صرف مختلف ممالک اور مختلف زمانوں کے لوگوں کی طبائع اور ضرورتوں کے فرق پر دلالت کرتے ہیں۔ جس کو جب اور جو ضرورت ہوئی۔ خدا تعالےٰ نے ضرورت کے مطابق سامانِ ہدایت پیدا کر دیئے۔ پس ان اختلافات کی وجہ سے ایک دوسرے پر ظلم نہ کرو اور اگر کوئی ناحق پر بھی ہو۔ تب بھی اسے جبر سے نہ منواؤ کہ خدا تعالےٰ کا معاملہ دل کی حالت کے مطابق ہے نہ کہ زبان کے قول کے مطابق۔ خدا تعالیٰ کو تمہاری باتیں اور تمہارے ظاہری اعمال نہیں پہونچتے۔ بلکہ اس کے حضور میں تمہارے دل کی کیفیت پہنچتی ہے۔ جو جبر سے نہیں پیدا ہو سکتی ایک دوسرے کو عبادت گاہوں میں عبادت کرنے سے نہ روکو۔ کہ یہ بہت بڑا ظلم ہے جو خدا کا نام لینا چاہتا ہے۔ خواہ کسی طریق پر نام لے۔ اسے اجازت دو۔ تا لوگوں کو عبادت کی طرف توجہ ہو اور لامذہبی ترقی نہ کرے۔ لوگوں کی عبادت گاہوں کو نہ گراؤ۔ خواہ آپس میں کسی قدر ہی اختلاف کیوں نہ ہو۔ کیونکہ اس سے ظلم اور فتنہ کی بنیاد رکھی جاتی ہے۔ اور امن کا قائم ہونا لمبے زمانہ تک ناممکن ہو جاتا ہے۔ اگر کوئی ایسا کرے گا۔ تو اللہ تعالیٰ اس کی حکومت کو تباہ کر دے گا۔ اور نئی قومیں پیدا کرے گا۔ جو اس کے حکم کے ماتحت عبادت گاہوں کی حفاظت کریں گی۔ اس آواز نے میرے خدشات کو دور کر دیا۔ میرے خیالات کو مجتمع کر دیا۔ اور میں نے پھر آزادی کا سانس لیا۔ جس میں ایک طرف تسلی اور دوسری طرف درد ملا ہوا تھا۔ تسلی اس لئے کہ میں نے دیکھا کہ دنیا کی اصلاح کا دن آگیا۔ ظلم مٹایا جائے گا۔ اور درد اس لئے کہ اس آواز کے مالک کی طرف میرا دل زیادہ سے زیادہ کھینچا جا رہا تھا۔ مگر تیرہ سو سال کا زمانہ پوری ناقابل گذر صدیاں میرے اور اس کے درمیان میں حائل تھیں۔ مگر بہر حال میرے دل سے پھر ایک آہ نکلی۔ اور شکر و امتنان سے بھرے ہوئے دل سے میں نے کہا کہ یہ آواز انسانی ضمیر کے لئے بھی ایک رحمت ثابت ہوئی۔

معذوروں کے لئے رحمت

اس کے بعد میری نگہ انسانوں میں سے معذوروں پر پڑی۔ میں نے دیکھا۔ کہ انسانوں میں سے کافی تعداد ایسے لوگوں کی ہے۔ جو کسی نہ کسی وجہ سے ناکارہ اور بے مصرف نظر آتے ہیں۔ ان میں سے اندھے ہیں اور بہرے ہیں۔ اور گونگے ہیں اور لنگڑے ہیں۔ اور اپاہج ہیں۔ اور مفلوج ہیں۔ اور کمزور جسموں والے ہیں اور بیمار ہیں اور بوڑھے ہیں یا چھوٹے ہیں۔ بے کار ہیں اور بے سرو سامان ہیں اور بے یارو مددگار ہیں۔ میں نے دیکھا یہ مخلوق خدا تعالےٰ کی مخلوق میں سے سب سے زیادہ دلچسپ مخلوق تھی۔ میں نے ان میں سے ایسے لوگ دیکھے کہ باوجود اپاہج ہونے کے ان کے دل شرارت سے لبریز تھے اگر کسی کے ہاتھ نہ تھے تو وہ پاؤں سے چوری کرنے کی کوشش کرتا تھا۔ اور اگر پاؤں نہ تھے۔ تو وہ گھسٹ کر بدی کے مقام پر جانا چاہتا تھا۔ اور اگر آنکھیں نہ تھیں تو وہ کانوں سے بدنظری کا مرتکب ہونے کی کوشش کرتا تھا۔ یا ہاتھوں سے چھو کر اپنے بدخیالات کو پورا کرنے کی سعی کرتا تھا۔ بے یارو مددگار لوگوں کو میں نے دیکھا۔ ان کے چہروں پر بادشاہوں سے زیادہ نخوت کے آثار تھے۔ بیکسوں کو دیکھا کہ اپنی بے کسی کی حالت میں ہی وہ دوسروں کو گرانے کے لئے کوشاں تھے۔ مگر میں نے انہی لوگوں میں ایسے لوگ دیکھے۔ جن کے دل خدا کے نور سے پُر تھے۔ اُن کی آنکھیں نہ تھیں۔ مگر وہ بینا لوگوں سے زیادہ تیز نظر رکھتے تھے۔ ظاہر کان نہ تھے مگر اُن کی سماعت غضب کی تیز تھی۔ ہاتھ نہ تھے۔ مگر جس نیکی کو پکڑتے تھے۔ چھوڑنے کا نام نہ لیتے۔ پاؤں نہ تھے۔ مگر نیکی کی راہوں پر اس طرح چلتے تھے جس طرح تیز گھوڑا دوڑتا ہے۔ مگر باوجود ان کے اچھے ارادوں اور میسر شدہ سامانوں کے مطابق کوشش کرنے کے پھر بھی وہ اس قسم کے عمل نہیں کر سکتے تھے۔ جو تندرست اور طاقت رکھنے والے لوگ کر سکتے ہیں اور اس لحاظ سے وہ ظاہر بینوں کی نگہ میں نکمے اور ناکارہ نظر آتے تھے۔ میں نے دیکھا۔ ان کو ہاتھوں کے نہ ہونے کا اس قدر صدمہ نہ تھا جس قدر اس کا کہ وہ ان نیک کاموں کو بجا نہیں لا سکتے۔ کہ جن میں ہاتھ کام آتے ہیں۔ انہیں آنکھوں کے جانے کا اس قدر صدمہ نہ تھا جس قدر اس کا کہ وہ ان نیک کاموں سے محروم ہیں۔ جن میں آنکھیں کام آتی ہیں غرض ہر کمزوری جو ان میں پائی جاتی تھی خود اس کمزوری کا ان کو احساس نہ تھا لیکن اس کمزوری کے نتیجہ میں جس قسم کی نیکیوں سے وہ محروم رہتے تھے ان کا ان کو بہت احساس تھا۔ میں نے ان لوگوں کو ہزار بدصورتیوں کے باوجود خوبصورت پایا۔ اور ہزار عیبوں کے باوجود کامل دیکھا اور میں جوش سے کہہ اٹھا۔ کہ باوجود مذاہب کے اختلاف کے اس میں تو کسی کو اختلاف نہ ہوگا۔ کہ یہ اللہ تعالیٰ کی نہایت خوبصورت مخلوق ہے۔ ان کے عیب پر ہزار کمال قربان ہو رہا ہے اور یہ لوگ ثابت کر رہے ہیں کہ اگر خدا تعالےٰ فضل کرے۔ تو میلے کے ڈھیر پر بھی پاکیزہ روئیدگی پیدا ہو سکتی ہے۔ مگر میری حیرت کی حد نہ رہی۔ کہ جب ایک جماعت مجھ سے اس بارہ میں بھی اختلاف پر تیار ہو گئی اور بعض نے کہا کہ ایسے ناپاک لوگوں کو آپ اچھا کہتے ہیں۔ ان سے تو الگ رہنے کا حکم ہے۔ اور ان کے ساتھ مل کر کھانا تک ناجائز ہے اور نہ ان سے چھونا درست ہے۔ ایک اور جماعت بولی۔ یہ اپنے گذشتہ اعمال کی سزا بھگت رہے ہیں۔ یہ خدا تعالےٰ کے پیارے کس طرح ہو گئے بلکہ انہوں نے ان کے گناہ تک گنائے۔ کہ گذشتہ زندگی میں فلاں گناہ کرکے آنکھیں ضائع ہوئیں۔ فلاں گستاخی کر کے کان ضائع ہوئے۔ وغیرہ ذالک۔ اور بعض نے ہنس کر کہا۔ کہ خیر یہ تو بے وقوفی کی باتیں ہیں۔ اصل میں ان پر دیو سوار ہیں۔ ہمارے خداوند ان دیووں کو نکالا کرتے تھے اور ان کے بعد ان کے شاگرد۔ مگر اب ایسے لوگ ہم میں موجود نہیں ہیں میں نے کہا۔ الٰہی! دنیا کو کیا ہو گیا ہے یہ دل کے اندھے آنکھوں کے اندھوں پر اور دل کے بہرے کانوں کے بہروں پر ہنستے ہیں بدصورت اور کریہہ منظر لوگ ان اپاہجوں کے حسن کو کیا جانیں جن کے دل تیرے نور سے منور اور جن کے سینے تیری محبت کے پھولوں سے رشک صد مرغزار بن رہے ہیں آہ میں کس طرح مانوں کہ تو بھی نبیوں کی طرح یہ دیکھتا ہے کہ کسی کی تھیلی میں کیا ہے اور یہ نہیں دیکھتا کہ کسی کے دل میں کیا ہے۔ مگر میرے خیالات کی رو کو پھر اسی عقدہ کشا آواز نے روک دیا وہ ناز و رعنائی سے بلند ہوئی اس ناز سے کہ کسی معشوق کو کب نصیب ہوا ہوگا۔ اس شان سے کہ کسی بادشاہ کو خواب میں بھی حاصل نہ ہوئی ہوگی۔ اور اس نے کہا: "کہ اے کام کرنے والو! اے خدا کی راہ میں جانیں قربان کرنے والو! مت خیال کرو کہ خدا کے حضور تم ہی مقبول ہو۔ اور اس کے انعامات کے تم ہی وارث ہو۔ یاد رکھو۔ کہ کچھ تمہارے ایسے بھائی بھی ہیں کہ جو بظاہر ان عمل کی وادیوں کو نہیں طے کر رہے جن کو تم طے کر رہے ہو۔ ان کٹھن منزلوں میں سے نہیں گذر رہے جن میں سے تم گزر رہے ہو۔ لیکن پھر بھی وہ تمہارے ساتھ ہیں۔ تمہارے شریک ہیں تمہارے ثوابوں کے حصہ دار ہیں اور خدا تعالےٰ کے ایسے ہی مقرب ہیں جیسے کہ تم۔ میں نے دیکھا۔ نیکوکاروں کی وادی میں ایک عظیم الشان ہلچل پیدا ہوئی اور سب بے اختیار چلا اٹھے کہ کیوں ایسا کیوں ہے؟ اس مقدس آواز نے جواب دیا۔ اس لئے کہ گو ان کے ہاتھ پاؤں بوجہ خدا تعالےٰ کی پیدا کردہ معذوریوں کے تمہارے ساتھ شامل ہونے کی اجازت نہیں دیتے مگر ان کے دل تمہارے ساتھ ہیں جب تم عمل کی لذتوں سے مسرور ہو رہے ہوتے ہو۔ وہ غم اور حرمان کے تلخ پیالے پی رہے ہوتے ہیں۔ بے شک جام مختلف ہیں بے شک شراب جدا جدا ہے لیکن کیف میں کوئی فرق نہیں نتیجہ ایک ہی ہے۔ تم جس مقام کو پاؤں سے چل کر پہنچتے ہو وہ دل کے پروں سے اڑ کر پہنچتے ہیں ان کو ناپاک مت کہو۔ جو ان میں سے نیک ہیں وہ تم میں سے پاکیزگی میں کم نہیں"۔ میری روح وجد میں آگئی۔ میرا دل خوشی سے ناچنے لگا۔ میں نے کہا۔

صدقت یا رسول اللہ

انصاف اس کا نام ہے۔ عدل اس کو کہتے ہیں۔ میرے دل سے پھر اک آہ نکل گئی۔ اور میں نے کہا۔ طاقت ور کے ساتھی تو سب ہوتے ہیں۔ مگر یہ آواز معذوروں کے لئے رحمت ثابت ہوئی

(از کتاب رحمۃ اللعالمین) (باقی)

ایک مضمون کا ترجمہ

کویت ـــــ قدیم وجدید تمدن کے امتزاج کا ایک نمونہ

(ترجمہ چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ بی۔اے ایل ایل بی!)

کویت تیل کی دولت سے مالامال ایک اسلامی مملکت ہے جو خلیج عرب کے شمال مغرب اور سعودی عرب کے شمال میں واقع ہے۔ قدیم وجدید کے امتزاج کا ایک بے مثال نمونہ ہے۔ کویت "کت" بمعنی قلعہ کا مصغر ہے اور جیسا کہ اس کے نام سے ظاہر ہے یہ ایک چھوٹا سا ملک ہے اس کا رقبہ پندرہ ہزار مربع میل اور اس کی آبادی صرف دو لاکھ چھ ہزار ہے لیکن فی کس آمد کے لحاظ سے دنیا کے امیر ترین ممالک میں سے ہے۔ اس مملکت میں آمد فی کس پانچ سو پاؤنڈ سالانہ ہے۔

کویت میں ۱۹۳۸ء میں امریکہ اور برطانیہ کی ایک مشترکہ کمپنی نے بمقام برگان تیل دریافت کیا لیکن تجارتی رنگ میں وسیع پیمانے پر اسے دوسری عالمی جنگ کے بعد میں نکالا جانے لگا۔ تیل کی دریافت کے ساتھ یہ چھوٹا سا ملک اہمیت اختیار کرتا گیا۔

اس کے تیل کے ذخائر کی مقدار کا اندازہ پچاس ارب بیرل ہے۔ اتنی مقدار کسی اور ملک میں نہیں پائی جاتی۔ یہ کل دنیا کے تیل کا تقریباً ۱۴ فیصدی ہے۔ ۱۹۵۶ء میں پانچ کروڑ ساٹھ لاکھ ٹن تیل نکالا گیا جو ولایت ہائے متحدہ امریکہ، وینزویلا اور روس کے بعد دنیا میں چوتھے درجہ پر تھا۔ اور اس سے حکومت کو دس کروڑ پاؤنڈ کی آمد ہوئی۔ کویت آئل کمپنی اور امریکن آئل کمپنی اپنی آمد کا پچاس فیصدی حکومت کو ادا کرنے کی پابند ہیں۔ ایک جاپانی کمپنی ۵۶ فیصدی حکومت کو ادا کرنے کی شرط پر تیل نکالنے کی مراعات کے حصول کے لئے گفت وشنید کر رہی ہے۔ اس سے حکومت کی آمد میں معتدبہ اضافہ ہو جائے گا۔ اس کے تیل کی پیداوار اور قیمت بھی دن بدن بڑھ رہی ہے۔ حکومت کی بڑی آمد تیل کے محاصل ہی ہیں۔ درآمدات پر حکومت چار فیصدی کسٹم ڈیوٹی لگاتی ہے۔ مگر اس کی کل مقدار معمولی ہے۔ حال ہی میں لمیٹڈ کمپنیوں پر انکم ٹیکس بھی لگایا گیا ہے۔ لیکن یہ بھی زیادہ تر تیل کی کمپنیوں سے ہی وصول ہوتا ہے۔

اس کی بندرگاہ کو اتنی وسعت دی جا رہی ہے کہ اس سے سالانہ ساڑھے سات کروڑ ٹن تیل جہازوں میں لادا جا سکے۔ اس توسیع کے بعد بڑے بڑے جدید قسم کے تیل بردار جہاز اس میں آ سکیں گے۔ یہاں مقامی ضروریات کے پیش نظر تیل صاف کرنے کا ایک چھوٹا سا کارخانہ بنایا گیا تھا۔ اب اسے بڑھایا جا رہا ہے تا صاف اور تیار تیل بھی ایک حد تک برآمد کیا جا سکے۔

کویت تاج برطانیہ کے ماتحت اس کا زیر حفاظت علاقہ ہے۔ اس کے حاکم شیخ عبداللہ السلیم الصباح ہیں۔ ان کا نظام حکومت مختلف شعبوں میں منقسم ہے۔ ہر شعبہ کے نگران ایک شیخ ہیں۔ گذشتہ دس بیس سال کے عرصہ میں شخصی حکومت کی بجائے یہ نظام قائم ہوا ہے۔ مختلف شعبہ ہائے حکومت کے اخراجات کی تعیین شعبۂ مالیات کا کام ہے لیکن ابھی تک باقاعدہ بجٹ کا طریق رائج نہیں ہوا۔

کویت کا کوئی مرتب دستور اساسی نہیں ہے اور ملکی قضاء کے فیصلوں کی بنیاد شریعت، رواج اور دستور پر ہے۔

شعبۂ تعلیم کے نگران ترقی پسند شیخ عبداللہ الجابر الصباح ہیں جنہوں نے بڑی سرگرمی سے نئی پود کی تعلیم کا اہتمام کیا ہے مدرسہ میں تعلیم پانے کی عمر والے تمام بچوں کو جو ملک کی آبادی کا پندرہ فیصدی ہیں، مفت تعلیم دی جاتی ہے۔ نیز کتابوں کی قیمت مدرسہ آنے جانے کی سواری بھی سرکاری طور پر مہیا کی جاتی ہے۔ ہر طلبہ کو روزانہ گرماگرم ناشتہ اور کھانا جدید وضع کے مرکزی طعام خانہ سے مہیا کیا جاتا ہے ایک نئی صنعتی درسگاہ ساٹھ لاکھ پونڈ کے صرف سے قائم کی گئی ہے۔ فنی تعلیم کی حوصلہ افزائی کے لئے اس درسگاہ میں تعلیم پانے والے ہر طالبعلم کو اٹھارہ پاؤنڈ ماہوار وظیفہ دیا جاتا ہے۔ شعبہ تعلیم کے سالانہ مصارف کی میزان سال گذشتہ ساڑھے چودہ کروڑ روپیہ تھی۔

جو امید ہے کہ سال رواں ۱۹۵۸ء میں سترہ کروڑ سات لاکھ تک پہنچ جائے گی اس سال بارہ نئے مدارس کا اضافہ ہو رہا ہے اور اب ان کی تعداد ۱۰۳ ہو جائے گی شعبۂ تعلیم ہر سال ایک ثقافتی مجلس کا انعقاد کرواتا ہے جسے خطاب کرنے کے لئے عالم عرب کے نامور فضلاء کو مدعو کیا جاتا ہے۔ یہ ایک عظیم تقریب ہوتی ہے

ہر شہری کو طبی امداد مفت مہیا کی جاتی ہے۔ ہر شفاخانہ میں جراحی اور تحقیق امراض کے جدید آلات، شعبہ دندان سازی اور شعبۂ ایکس ریز اور معمل موجود ہیں۔ متعدی اور دیگر امراض سے بچاؤ کی مہم کے فرائض حفاظتی اقدامات کے شعبہ کے سپرد ہیں۔ ملک میں داخلہ، اندرونی سفر، نشریات اور مطبوعات کا سنسر وغیرہ جملہ امور کی نگران شعبہ برائے امن عامہ سے متعلق ہے۔

بعض جرائم جن میں شراب نوشی بھی شامل ہے (کیونکہ ملک کے اندر سوائے غیر ملکی کے ہر ایک کے لئے ممنوع ہے) کی سزا کے طور پر درّے بھی لگائے جاتے ہیں۔

فوج پندرہ سو ہتھیار بند جوانوں پر مشتمل ہے جو مندرجہ بالا شعبۂ امن ہز ایکسیلنسی شیخ عبداللہ المبارک الصباح کے ماتحت ہے۔

دو سال ہوئے ہز ایکسیلنسی شیخ صباح اور محمد الصباح کی نگرانی میں سماجی بہبود کا شعبہ بھی قائم کیا گیا۔ اس شعبہ نے پہلے سرکاری مزدوروں کے لئے ایک ضابطہ مقرر کیا اور امسال مارچ ۱۹۵۸ء سے دیگر نجی مزدوروں کے لئے بھی ایک ضابطہ نافذ کر دیا گیا ہے۔

شعبۂ مذکورہ بالا کے دیگر فرائض حسب ذیل ہیں۔ دارالقضاء کا قیام، محتاجوں کی مالی امداد، لڑکیوں کو سلائی اور کشیدہ کاری کی تربیت، روزگار مہیا کرنا، دستکاروں کو فنی تعلیم، بھیک کا انسداد، کلبوں اور دیہاتی اداروں کا قیام اور سماجی ریسرچ۔

تیل کی غیر معمولی آمد اور غیر ملکی پیشہ وروں اور ملازمین سے میل جول کے باعث کویت سرعت کے ساتھ ایک انقلابی دور میں سے گذر رہا ہے۔ اقتصادی اور سماجی نظریات میں عظیم الشان تبدیلی رونما ہو رہی ہے۔ قدیم مشرقی تجارتی رستہ پر واقع ہونے کے باعث کویت کے باشندے تجارت اور جہازرانی سے شغف رکھتے ہیں۔ جہاز سازی اور سمندر کی تہوں سے موتی نکالنا بھی ان کے محبوب مشاغل ہیں۔ سرمایہ اب جدید تعمیرات رفاہِ عام کے کاموں اور درآمدات پر لگایا جا رہا ہے۔ درآمدات کا ایک تہائی پھر ہمسایہ ممالک کو برآمد کر دیا جاتا ہے۔ کویت تبادلہ زر کی کھلی منڈی ہے اور سوائے سٹرلنگ کے دوسرے سکہ پر کوئی پابندی نہیں ہے۔ کویت کے تجار اپنی ہوشیاری اور مہارت کے لئے مشہور رہے گو بعض کے لین دین کے معیار پسندیدہ نہیں۔

جدید معیشت کی تمام ضروریات کویت کی دوکانوں میں موجود ہوتی ہیں۔ لیکن ان کی تلاش قدرے دقت طلب ہوتی ہے۔ کیونکہ بعض دوکانیں محض اشیاء کا ذخیرہ ہیں یا بس انبار۔ اس طرح بھونڈے طریق پر رکھا پڑا ہے کہ وقت پر مطلوبہ چیز نکال دینا محال ہوتا ہے۔

مرد تو خیر اپنے قدیمی لباس کو ترک کر کے مغربی لباس کو اختیار کرتے جا رہے ہیں۔ لیکن اب طبقۂ نسواں میں بھی مغربی لباس کا نفوذ ہو گیا ہے گو اس پر سیاہ برقعہ پہن لیا جاتا ہے۔ خوشبوؤں کے لئے بھی ایک شیفتگی پائی جاتی ہے۔ کاریں رکھنے کا رواج عام ہے ہر دس کے پاس ایک موٹر کار ہے۔ اس کے مقابل میں ولایت ہائے متحدہ امریکہ میں ہر ۲.۳ کے پاس ایک۔ آسٹریلیا میں ہر ۸ کے پاس ایک اور برطانیہ میں ۱۸ کے پاس ایک۔ اور جرمنی میں ہر ۵۰ کے پاس ایک کار ہے۔

مٹی کے پرانے گھروندوں کی آبادی اب ایک جدید شہر کی صورت اختیار کر رہی ہے۔ اور ممکن ہے بالآخر کویت عدن کی جگہ "خلیج عرب کے موتی" کا مقام حاصل کر لے۔

العرب سے پانی حاصل کرنے کی سکیم زیر غور ہے جو عراق اور کویت کے تعاون باہمی سے پروان چڑھے گی اور اس کی تکمیل پر خصوصاً یہ "خلیج عرب کا موتی" بن سکے گا۔ سردست سمندری پانی کو ہی صاف کر کے پینے کا پانی حاصل کیا جاتا ہے۔ پانی صاف کرنے کا پلانٹ دنیا کے بڑے پلانٹوں میں سے ایک ہے۔

سیاسی بیداری بھی معرض وجود میں آ رہی ہے۔ سویز کے بحران میں خصوصاً اس کا اظہار ہوا جبکہ کویت نے مصر کو بڑی مالی امداد دی۔ اور انگریزی و فرانسیسی مال کا مقاطعہ کئے رکھا کویتیوں کے باہمی اتحاد و اتفاق کی ۱۹۲۱ء میں خوب آزمائش ہوئی جبکہ شہر کو سعودی عرب کے وہابیوں سے بڑا خطرہ پیدا ہوا! اور کویتیوں نے فوراً شہر کی حفاظت کے لئے چھ کلومیٹر لمبی اور چار میٹر اونچی فصیل دو ماہ کے اندر بنا دی۔ یہ فصیل ابھی سال گذشتہ میں گرائی گئی اور اس کے چار بڑے دروازے کویتیوں کے اتحاد و تعاون کی علامت کے طور پر محفوظ رکھے گئے۔

گذشتہ دو برسوں میں سوائے رہائشی مکانات کی تعمیر کے عام تعمیرات کے کام میں تیزی نہیں رہی۔ لیکن سال رواں اور آئندہ چند سالوں میں پھر اس کی طرف زیادہ توجہ دی جائے گی۔ اڑھائی کروڑ ڈالر کی بندرگاہ کی تعمیر کا ٹھیکہ جنوری ۱۹۵۸ء میں طے ہو چکا ہے۔ اور دیگر بہت سی نئی تعمیرات کے ٹنڈر بھی طلب کئے جا رہے ہیں۔

(باقی صفحہ ۸ پر)

اصحابِ سبقت

(قسط نمبر ۴)

- نور احمد صاحب مرحوم سول لائن لاہور ۸۹/۸/-
- نواب الدین صاحب سیکرٹری مال پریم کوٹ ضلع گوجرانوالہ ۱۲/-
- محمد عالم صاحب A.S.M فیروزہ رحیم یار خان ۱۸/-
- چوہدری غلام محی الدین صاحب چک ۱۸۹/۲ گ ب ضلع لائلپور ۱۲/-
- حکیم بشیر احمد صاحب انسپکٹر بیت المال حال باندھی ۶/-
- مرزا عبد الرحمٰن صاحب محاسب کراچی ۸۲۰/۱۲/-
- کیپٹن ایم۔ اے ساہی محاسب جماعت چک ۲۵۳ گ ب لائلپور ۱۲/-
- عطاء اللہ خان صاحب پریذیڈنٹ مالوکے ضلع سیالکوٹ ۳۲/-
- منظور احمد صاحب سیکرٹری مال معدنیات ڈیرہ غازیخان ۶/-
- محمد عرفان صاحب اسپیکٹر پولیس مانسہرہ ۴۲/-
- بیگم صاحبہ چوہدری صلاح الدین صاحب ربوہ ۶/-
- ماسٹر مہدی شاہ صاحب ۶/-
- ملک غلام فرید صاحب ایم اے لاہور ۶/-
- محمد حسین صاحب سیکرٹری مال لاہور کینٹ ۳۷/۸/-
- قاضی خلیل الرحمٰن صاحب خادم F.S. ڈھاکہ ۶۹/-
- غلام محمد صاحب پرویز سیکرٹری مال گنج مغلپورہ لاہور ۷۳/-
- نذر محمد خان صاحب نذیر سیکرٹری مال گڑھی شاہو لاہور ۶۱/۸
- میاں محمد یوسف خان صاحب فیروز پور روڈ لاہور ۲۲/۸/-
- رانا عبد الحکیم صاحب اچھرہ لاہور ۲۳/۱۴/-
- محمد یحییٰ صاحب سیکرٹری مال نیلا گنبد لاہور ۱۵۲/۳/-
- چراغ دین صاحب سنت نگر لاہور ۱۹۰/-/-
- عبد الستار صاحب سیکرٹری مال اسلامیہ پارک لاہور ۵۴/-
- ولایت محمد صاحب طاہر سیکرٹری مال کنری ۹۴/-
- ملک دوست محمد صاحب کہنہ بہاولنگر ۶/۸/-
- ملک نذیر احمد خان محمد قلیانوالہ منٹگمری ۶۲/۱۲/-
- محمد الدین صاحب خادم سیکرٹری مال کبیر والا ملتان ۳۶/-
- منیر احمد صاحب سیکرٹری مال سلطان پورہ لاہور ۴۸/۱۲/-
- عبد الرحمٰن صاحب مصری شاہ لاہور ۳۶/۴/-
- مرزا ظہیر الدین صاحب جیکب آباد سندھ ۱۳/۸/-
- شیخ محمد یوسف صاحب لائلپور ۲۵۴/۸/-
- مقبول حسین صاحب کارکن جامعہ احمدیہ ربوہ ۶/-
- محمد ابراہیم صاحب معہ والدہ صاحب خود و اہلیہ صاحبہ ۶/-

- محمد عمر بشیر احمد صاحب ڈھاکہ ۴۸/-
- فقیر محمد صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ سکرود ۱۸/-
- عبد الرحمٰن صاحب سیکرٹری مال ہیر آباد میرپور خاص ۱۰/۸/-
- حبیب اختر خان صاحب ابو حنیفی گکھڑ منڈی ۱۲/۸/-
- چوہدری عبد العزیز صاحب آف اوکاڑہ ۶/-
- صاحبزادہ مرزا انور احمد صاحب ۶/-
- محمد ابراہیم صاحب سیکرٹری مال گولیکی گجرات ۱۸/-
- ناصر احمد صاحب پنڈی بھٹیاں ۶/-
- سردار بشیر احمد صاحب سیکرٹری مال نانو ڈوگر۔ لاہور ۶/-
- چوہدری غلام محمد صاحب چک پٹھان عادل گڑھ ضلع گوجرانوالہ ۶/۸
- رحیم بخش صاحب سیکرٹری مال شہر سلطان ضلع مظفر گڑھ ۶/-
- علی انور صاحب اسسٹنٹ انجینئر ضلع لاڑکانہ ۳۰/-
- سید مبشرات احمد صاحب دفتر دستکاری لاہور ۶/-
- مولانا امام الدین صاحب سیکرٹری مال بھابڑہ آزاد کشمیر ۶/-
- مستری نذیر احمد صاحب سیکرٹری مال باغبانپورہ لاہور ۱۲/۸
- مستری نذیر احمد صاحب سیکرٹری مال باغبانپورہ لاہور ۳۰/-
- منشی ننھے خان صاحب چنگا بنگیال راولپنڈی ۱۲/-
- مرزا اللہ بخش صاحب دوکاندار گکھڑ منڈی ضلع گوجرانوالہ ۶/-
- ہوسٹل جامعہ احمدیہ ۷/۸/-
- مسعودہ بیگم صاحبہ سیکرٹری مال لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ۲۱/-
- مولوی بشارت احمد صاحب بشیر وکالت تبشیر ربوہ معہ اہلیہ صاحبہ ۱۲/-
- چوہدری اسد اللہ صاحب سیکرٹری مال سیالکوٹ ۱۶۸/-
- عبد الستار صاحب سیکرٹری مال راولپنڈی ۲۷۹/۳
- غلام احمد صاحب پاکپتن منٹگمری ۲۲/-
- چوہدری انتظار احمد خان صاحب بنڈ دادنخان ضلع جہلم ۶/-
- چوہدری نذیر احمد صاحب سیکرٹری مال منڈی بہاؤالدین ۵۰/-

چندہ شرط اوّل و اعلانِ وصیت

موصی اصحاب و سیکرٹری صاحبان مال توجہ فرماویں

جو نئی وصایا دفتر بہشتی مقبرہ میں موصول ہوتی ہیں۔ ان میں سے بعض اس لئے مجلس کارپرداز میں منظوری کے لئے پیش ہونے سے رکی رہتی ہیں کہ اُن کے ساتھ چندہ شرط اول و اعلان وصیت ادا نہیں کیا جاتا یا موصی اصحاب اگر ادا کر چکے ہوں تو مقامی سیکرٹری صاحبان مال کی طرف سے رقم داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرنے میں تاخیر کی جاتی ہے یا کبھی یہ صورت بھی ہو جاتی ہے۔ کہ رقم تو داخل خزانہ ہو جاتی ہے۔ مگر اس کی تفصیل نہیں آتی۔ ان میں سے کوئی بھی ایک بات ہو اس کی وجہ سے وصایا کی منظوری حاصل کرنے میں تاخیر کا موجب بن جاتی ہے۔ اس لئے نظام وصیت میں نئے شامل ہونے والے اصحاب اپنی وصیت کے ساتھ ہی چندہ شرط اول (حسب حیثیت مگر کم سے کم آٹھ آنے) اور چندہ اعلان وصیت (ساڑھے چار روپے) مقامی سیکرٹری مال کو ادا کر دیا کریں۔ یا اگر وہاں جماعتی نظام نہ ہو تو براہ راست بنام افسر صاحب خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ ارسال فرماویں۔

لیکن اگر وہ مقامی سیکرٹری مال کو یہ چندے ادا کر دیتے ہیں۔ تو سیکرٹری مال کا فرض ہے کہ حتی الامکان بہت جلد ایسی وصول شدہ رقوم کو تفصیل کے ساتھ خزانہ میں داخل کر دیا کریں۔ تاکہ اس وجہ سے نئی وصایا کی منظوری حاصل کرنے میں زیادہ تاخیر نہ ہو اور تاخیر کی وجہ سے موصی احباب پریشان نہ ہوں

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

۵ر اکتوبر ۵۸ء کو ربوہ میں یوم تحریک جدید کس طرح منایا گیا

۱۔ ربوہ کی اکثر مساجد میں حلقہ وار جلسے ہوئے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے فرمودہ مطالبات تحریک جدید میں سے "سادہ زندگی" اور اشاعت اسلام کے لئے زیادہ سے زیادہ مالی قربانی کی تلقین کی گئی۔

۲۔ یکم سے ۵ر اکتوبر تک حلقہ وار وصولی چندہ تحریک جدید کا خاص انتظام کیا گیا۔ -/Rs 1767 روپیہ وصول ہونے کی رپورٹ دفتر ہذا میں پہنچ چکی ہے۔ مخلصین اپنا کام بدستور کر رہے ہیں اور ۱۳ر اکتوبر ۵۸ء سے پہلے پہلے ادائیگی کو سو فیصدی تک پہنچانے کا عزم رکھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے اور نیک مقاصد میں کامیاب و کامران کرے۔

(قائمقام وکیل المال تحریک جدید)

ضروری اطلاع

"تحریک جدید نے مکرم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل التبشیر کی تقریر جلسہ سالانہ ۱۹۵۷ء our foreign missions کے نام سے شائع کی ہے کتاب کا سائز ۲۰×۳۰ اور ۴۶ صفحات پر مشتمل ہے۔ کاغذ اعلیٰ اور چھپائی وغیرہ نہایت دیدہ زیب ہے۔ علاوہ ازیں اس میں ۳۳ فوٹو بھی ہیں۔ کتاب کی اصل قیمت بلحاظ لاگت بارہ ۱۲ آنے ہے۔ لیکن رعایتی قیمت دس آنے رکھی گئی ہے۔ جن احباب کو ضرورت ہو وہ دس آنے کے ٹکٹ بھیج کر وکالت تبشیر سے طلب فرمائیں۔ نائب وکیل التبشیر

(نائب وکیل التبشیر)

- میر حمید اللہ خان صاحب ریٹائرڈ انسپکٹر این ڈبلیو آر۔ ملتان کینٹ ۳۳/۱۲/-
- احسان اللہ صاحب پوسٹ بکس نمبر ۲ نرائن گنج ۲۰/۴/-
- پیر محمد صاحب محمد آباد اسٹیٹ تھرپارکر ۱۲/-/-
- خوشی محمد صاحب چک نمبر ۱۱ منٹگمری ۱۰/۴/-

تونس کی حکومت اور عوام الجزائری حریت پسندوں کا ساتھ دیں گے

جمہوریہ الجزائر کے وزیر اعظم فرحت عباس کا بیان

تونس ۱۴ اکتوبر - جمہوریہ الجزائر کی عبوری حکومت کے وزیر اعظم مسٹر فرحت عباس نے اس یقین کا اظہار کیا ہے کہ تونس کی حکومت اور عوام الجزائر کی حریت پسندوں کی موجودہ جنگ میں ان کا بدستور ساتھ دیتے رہیں گے۔ اور حریت پسند تونس سے ہر قسم کی امداد کی توقع رکھ سکتے ہیں۔

مسٹر فرحت عباس نے جو تونس میں ایک ہفتہ قیام کے بعد کل رات بذریعہ طیارہ روم کے راستے قاہرہ روانہ ہوئے بتایا کہ میرا یہ دورہ نجی نوعیت کا تھا۔ لیکن میں نے اس دوران میں صدر بورقیبہ سے بات چیت کی اور انہوں نے مجھے اپنی جدوجہد میں ہر ممکن امداد کا یقین دلایا ہے۔

دریں اثنا روم کی ایک اطلاع کے مطابق کل رات جب مسٹر فرحت عباس تونس سے قاہرہ جاتے ہوئے روم کے ہوائی اڈے پر پہنچے تو انہیں شہر میں داخل ہونے کی اجازت نہیں دی گئی۔ اور نہ اخباری نمائندوں کو ان سے ملنے دیا گیا تاہم بعض اخبار نویسوں نے جو تونس اور مصری سفارت خانوں کی گاڑیوں میں وہاں آئے تھے۔ ویٹنگ روم میں ان سے ملاقات کی۔ اس کے بعد مسٹر عباس قاہرہ روانہ ہو گئے۔

برطانوی فضائیہ کا ملازم گرفتار

لنڈن ۱۴ اکتوبر - برطانوی فضائیہ نے اعلان کیا ہے کہ فضائیہ کا ایک رکن جو ایڈیزا (آسٹریلیا) میں ووحیرا کے راکٹ کے تجرباتی مرکز کے قریب متعین تھا اس شبہ میں گرفتار کیا گیا ہے کہ اس نے خفیہ اور اہم اطلاعات کا غلط استعمال کیا ہے۔

درخواستہائے دعا

(۱) میری بھانجی عزیزی امۃ الحفیظ بیگم زوجہ مبارک احمد صاحب صابر مورخہ ۱۰-۱۳-۵۸ کو بذریعہ چناب ایکسپریس کراچی روانہ ہو گئی ہیں۔ وہ بذریعہ ہوائی جہاز سعودی عرب جائیں گی۔ احباب سے ان کے بخیر و عافیت منزل مقصود تک پہنچنے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

عبدالرشید اختر محرر چونگی ربوہ

(۲) میری ہمشیرہ عزیزہ سکینہ بعارضہ سوزش بیمار ہیں۔ اور فضل عمر ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ احباب سے ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے درخواست دعا ہے۔

عاجزہ بنت مرزا عبدالعزیز بیگ صاحب ربوہ

اچکزئی کے بھائی کی خانہ تلاشی

کوئٹہ ۱۳ اکتوبر پرسوں رات خان عبدالصمد خان اچکزئی کے مکان کی تلاشی ہوئی اور مقامی پولیس نے وہاں سے چھ عدد کٹھ فولادی ٹوپیاں اشتراکی بھارتی اور پختونستان لٹریچر۔ گاندھی اور نہرو کے فوٹو۔ پیتل کی بنی ہوئی کرشن جی کی مورتی۔ اور دیسی ساخت کا ایک خنجر برآمد کر لیا۔

یاد رہے خان عبدالصمد اچکزئی تین روز قبل ملک دشمن سرگرمیوں کی بناء پر گرفتار کئے گئے۔ وہ کوئٹہ میں اپنے چھوٹے بھائی حاجی عبدالسلام اچکزئی کے مکان میں ٹھہرا کرتے تھے۔

بھیک مانگنے کی ممانعت

راولپنڈی ۱۳ اکتوبر ناظم مارشل لاء راولپنڈی ایریا (اضلاع گجرات۔ سرگودھا جہلم۔ راولپنڈی۔ کیمبل پور۔ میانوالی) نے حکم دیا ہے کہ اگر اس علاقے میں کوئی ایسا شخص بھیک مانگتے ہوئے ملا جو جسمانی طور پر تندرست ہو تو اسے گرفتار کر لیا جائے گا۔ اور مارشل لاء کے قوانین کے ماتحت اس پر مقدمہ چلایا جائے گا۔ ایسے لوگوں کو عبرت ناک سزائیں دی جائیں گی۔

فرنٹیئر کرائمز ریگولیشنز کا دوبارہ نفاذ

پشاور ۱۳ اکتوبر - سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ پشاور ایریا میں مارشل لاء کے حکام نے قانون کی خلاف ورزی کرنے والے عناصر کو کچلنے اور جرائم کی حوصلہ شکنی کی غرض سے قوانین جرائم سرحد کا از سر نو نفاذ ان مقامات پر کر دیا ہے جہاں یہ کسی زمانہ میں نافذ تھے۔

بتی کے بغیر سائیکل لیکر چلنے کی ممانعت

راولپنڈی ۱۴ اکتوبر راولپنڈی ایریا کے مارشل لاء حکام نے احکام جاری کئے ہیں کہ جو شخص سورج چھپنے کے بعد بتی کے بغیر اپنے سائیکل کے ساتھ پیدل چلتا ہوا پایا گیا۔ اس کا چالان اسی طرح کیا جائیگا کہ جس طرح بغیر بتی کے سائیکل چلانے والوں کا کیا جاتا ہے۔

اشیائے ضرورت کے نرخ جلد ہی اور کم کر دئے جائیں گے

گوجرانوالہ کے اجتماع میں ناظم مارشل لاء میجر جنرل وصال محمد خاں کا بیان

گوجرانوالہ ۱۴ اکتوبر۔ سیالکوٹ گوجرانوالہ شیخوپورہ لائل پور اور جھنگ اضلاع کے لئے مارشل لاء کے ناظم میجر جنرل وصال محمد خاں نے کل یہاں اعلیٰ فوجی اور سول افسروں سے خطاب کرتے ہوئے عام لوگوں کو مشورہ دیا کہ وہ عام اشیائے ضرورت کو جن کی قیمتیں اب کم کی گئی ہیں۔ زیادہ مقدار میں خرید کر نہ رکھیں۔ کیونکہ ان اشیاء کی قیمتیں بہت جلد اور کم کر دی جائیں گی۔

آپ نے کہا میرا خیال ہے کہ ہم نے اب کے عام اشیاء ضرورت کی جو قیمتیں مقرر کی ہیں وہ ابھی اس سطح پر نہیں پہنچیں جو عام باشندگان ملک کے مناسب حال ہے۔ آپ نے کہا ہم تہیہ کر چکے ہیں کہ سمگلروں ذخیرہ اندوزوں ناجائز نفع لینے والوں اور دوسرے سماج دشمن عناصر کو ختم کر دیں گے۔

میجر جنرل وصال محمد خاں نے کہا مسلح افواج کا ابتدائی کام ملک کا دفاع ہے فوج اب سول حکام سے زیادہ سے زیادہ کام لے گی اور ملک میں عام قانون ہی رائج رہیگا فوج اب ایسے معاملات کو درست کر رہی ہے جنہیں سول حکام تیزی سے اور موثر طور پر نمٹا نہیں سکے۔ آپ نے کہا عوام کو اناج۔ دوائی اور دوسری ضروریات کی شدید کمی در پیش تھی۔ اور یہ ساری صورت حال چور بازاری کرنے والوں سمگلروں اور ناجائز ذخیرے رکھنے والوں نے پیدا کی تھی۔ فوج اس صورت حال کو ختم کر کے دم لے گی۔ آپ نے کہا کہ میں اشیائے ضرورت کے نرخ کم ہونے کے موجودہ رجحان سے مطمئن نہیں ہوں۔ فوج اس امر کی سعی کرے گی کہ منڈیوں کے نرخ ایسی سطح پر آجائیں کہ زندگی کی ساری ضروریات ملک کے عام باشندوں کو آسانی سے اور سستی دستیاب ہوں۔

غلط کار عناصر کو انتباہ

میجر جنرل وصال محمد خاں نے کہا میں ذخیرہ اندوزوں، بلیک مارکیٹیوں اور سمگلروں کو انتباہ کرتا ہوں کہ وہ غیر سماجی سرگرمیاں ترک کر دیں مارشل لاء کے حکام نہایت آسانی کے ساتھ ان سے موثر طور پر نمٹ سکتے ہیں۔ آپ نے ناپسندیدہ عناصر کو مشورہ دیا کہ وہ اپنے اطوار بدل لیں آپ نے سول حکام کو انتباہ کرتے ہوئے کہا کہ کاہل۔ نااہل اور بدعنوان کارندوں کو بتدریج ختم کر دیا جائے گا۔ اور ان کی بدعنوانیوں کی بناء پر ان کے خلاف مقدمے الگ چلائے جائیں گے۔

میجر جنرل وصال محمد خاں نے مزید کہا میں نے براہ راست اپنی انٹیلی جنس سروس قائم کر دی ہے۔ جو مجھے ایسے تمام اشخاص کے متعلق اطلاعات اور معلومات مہیا کرے گی جن کی شہرت اچھی نہیں اور جن کے پاس ناجائز دولت ہے۔ آپ نے کہا اگر ایسے عناصر کو کیفر کردار تک نہ پہنچایا گیا تو کوئی ترقی نہیں ہو سکے گی آپ نے کہا اگر کسی شخص نے ذاتی عداوت یا رقابت کی بناء پر کوئی غلط اطلاع دی تو اس کے خلاف مارشل لاء کے قواعد کے تحت کارروائی کی جائے گی

اس اجلاس میں ڈپٹی کمشنر اور دوسرے ضلعی حکام کے علاوہ اعلیٰ فوجی افسر بھی موجود تھے۔ جن میں گوجرانوالہ سیکٹر کے لفٹنٹ کرنل رنجا دح شامل تھے۔

ڈپو ہولڈر کی ضمانتی رقم منسوخ

ملتان ۱۴ اکتوبر۔ محکمہ خوراک کے عملہ نے چینی کے ایک ڈپو ہولڈر کی ضمانت کی رقم اس بناء پر ضبط کر لی ہے کہ پڑتال کے دوران ڈپو ہولڈر کے سٹاک میں بے قاعدگیاں پائی گئی تھیں۔

مکھیوں وغیرہ سے حفاظت کے احکام

راولپنڈی ۱۳ اکتوبر ناظم مارشل لاء راولپنڈی ایریا نے حکم دیا ہے کہ تمام دوکانوں ہوٹلوں ریستورانوں اور کھانے پینے کی اشیاء کے خوانچوں کے مالکوں کو چاہئیے کہ وہ تمام اشیاء کو مکھیوں۔ گرد و غبار اور مضر صحت اثرات سے محفوظ رکھیں۔ انہیں ہدایت کی گئی ہے کہ دس دن کے اندر اندر اس سلسلے میں ضروری انتظامات کر لیں۔ اس کے بعد اس حکم کی خلاف ورزی کرنے والوں کے خلاف سخت اور فوری کارروائی کی جائیگی

سکھوں کی طرف سے پنجابی صوبے کا مطالبہ

نئی دہلی ۱۴ اکتوبر۔ کل امرتسر میں سکھوں کی ایک زبردست کانفرنس میں پنجابی صوبہ قائم کرنے کا مطالبہ کیا گیا اور اس مقصد کے حصول کے لئے بڑی سے بڑی قربانی پیش کرنے کے عزم کا اظہار کیا گیا۔ اکالی لیڈر ماسٹر تارا سنگھ نے اپنی تقریر میں اعلان کیا کہ اب پنجابی صوبہ سکھوں کا منتہائے مقصود ہے۔

لائل پور میں اٹھاون اشیاء کے نرخ مقرر کر دیئے گئے

خلاف ورزی کرنیوالوں کے خلاف مارشل لاء کے تحت کارروائی کی جائے گی

لائل پور ۱۴ اکتوبر - لائل پور کے مارشل لاء حکام نے روزمرہ کے استعمال کی اٹھاون ضروری اشیاء کے تھوک اور پرچون نرخ مقرر کر دیئے ہیں - اب ضلع لائلپور میں گھی کا نرخ ساڑھے چار روپے فی سیر - بکری کے گوشت کا نرخ دو روپے فی سیر - دودھ کا آٹھ آنے فی سیر اور لکڑی کا نرخ اڑھائی روپے فی من مقرر کیا گیا ہے - حکام کی طرف سے متعلقہ تاجروں کو متنبہ کر دیا گیا ہے - کہ وہ ان نرخوں سے زیادہ دام طلب نہ کریں - ورنہ ان کے خلاف مارشل لاء کے تحت کارروائی کی جائے گی -

جن اشیاء کے نرخ مقرر کئے گئے ہیں - ان پر کسی وقت بھی نظر ثانی کی جا سکتی ہے - جن اشیاء کے نرخ مقرر کئے گئے ہیں - ان کی فہرست درج ذیل ہے :-

نام جنس	نرخ فی سیر	نرخ فی من
گندم	0-5-0	12-8-0
آٹا	0-5-3	13-2-0
سوجی میدہ	0-10-0	25-0-0
باسمتی چاول	0-10-0	25-0-0
چاول پرمل	0-8-0	20-0-0
بیگمی	0-6-0	15-0-0
مکئی	0-4-0	10-0-0
جو	0-3-0	7-8-0
چنا	0-4-0	10-0-0
گڑ	0-3-0	7-8-0
شکر	0-4-0	10-0-0
کھانڈ دیسی قسم اول	0-10-0	25-0-0
" " دوم	0-8-0	20-0-0
دال چنا	0-5-0	12-8-0
دال ماش	0-9-0	22-8-0
دال مونگ	0-10-0	25-0-0
دال مسور	0-9-0	22-8-0
نمک	0-2-0	5-0-0
لال مرچ خشک	1-4-0	50-0-0
ہلدی پاکستانی	1-6-0	55-0-0
" ہندوستانی	3-8-0	140-0-0
گرم مصالحے	6-8-0	260-0-0
الائچی خورد	4-0-0	160-0-0
سونٹھ	3-8-0	140-0-0
بیسن	0-10-0	22-8-0
تیل توریہ	1-14-0	75-0-0
تیل سرسوں	1-14-0	75-0-0
تیل بنولہ	2-0-0	80-0-0
خالص دودھ ابلا ہوا	0-8-6	21-4-0
خالص دودھ کچا	0-8-0	20-0-0
دہی	0-10-0	25-0-0
مکھن	2-0-0 پونڈ	—
کریم	2-0-0 "	—
گوشت گائے	0-14-0	—
گوشت بھیڑ بکری	2-0-0	—
مچھلی	1-0-0	—

نام جنس	نرخ فی سیر	نرخ فی من
انڈے	1-8-0 درجن	—
آلو	0-6-0	—
پیاز	0-2-6	—
توری بھنڈی	0-6-0	—
مٹر	0-14-0	—
پالک	0-2-6	—
شلغم	0-4-0	—
گوبھی	0-4-0	—
کھل بنولہ	0-4-0	—
بنولہ	0-5-0	—
بھوسہ	—	2-4-0
چارہ سبز	—	1-4-0
چھان	—	5-0-0
گھی خالص	4-8-0	180-0-0
گھی (پنیر)	3-4-0	130-0-0
گھی بناسپتی	2-14-0	115-0-0
لکڑی خشک	—	2-8-0
کوئلہ	0-2-0	5-0-0
تیل مٹی	0-3-0 بوتل	—
ماچس	0-1-0 ڈبی	❊

حیدرآباد ۱۴ اکتوبر - حیدرآباد اور خیرپور ڈویژنوں کے مارشل لاء ناظم کی طرف سے جاری کردہ نوٹیفکیشن میں بتایا گیا ہے کہ سندھ ہاری کمیٹی کو اس کی سیاسی نوعیت کے باعث توڑ دیا گیا ہے

کویت

(بقیہ صفحہ ۵)

حکمران خاندان رفاہ عامہ کے کاموں اور دیگر دانشمندانہ اقدامات کے لئے قابل تعریف و ستائش ہے - حکومت کی حکمت عملی کی بنیاد صحت، تعلیم اور عام معاشی معیار بلند کر کے عوام کی حالت میں اصلاح و ترقی کی خواہش ہے -

ہماری یہ دلی خواہش ہے کہ یہ چھوٹا سا معروف ملک حقیقی ترقی کی راہ پر گامزن رہے - اور عالم عرب کے لئے ایک مثالی حیثیت اختیار کرے - اور خود اس کی ترقی میں ممد ثابت ہو -

نظم و نسق کی اصلاح اور غذائی پیداوار بڑھانے کے فیصلے

حکومت آئندہ فصل کی گندم ساڑھے بارہ روپے من خریدیگی

لاہور ۱۵ اکتوبر - کل لاہور میں مارشل لاء کے ناظم اعلیٰ جنرل محمد ایوب خان کی صدارت میں اعلیٰ فوجی اور سول حکام کی کانفرنس ہوئی - جس میں مغربی پاکستان میں اناج کی پیداوار بڑھانے اور صوبے میں نظم و نسق کی حالت کو بہتر بنانے کی تدابیر طے کی گئیں - ریڈیو پاکستان کی اطلاع کے مطابق اس کانفرنس میں فیصلہ کیا گیا کہ حکومت آئندہ فصل پر گندم ساڑھے بارہ روپے من کے حساب سے خریدے گی -

جنرل محمد ایوب خان کل صبح صدر کے ہوائی کاؤنٹ میں کراچی سے لاہور پہنچے - ہوائی اڈے پر اعلیٰ فوجی اور سول حکام ان کے استقبال کے لئے موجود تھے - جنرل محمد ایوب خان ہوائی اڈے سے سیدھے پریڈ گراؤنڈ پہنچے - جہاں پنجاب رجمنٹ کی ایک بٹالین نے وشنگ میں پنجاب رجمنٹ کی کامیابی کی یادگار منانے کے لئے خاص تقریب کا اہتمام کر رکھا تھا - سپریم کمانڈر جنرل محمد ایوب خان کسی زمانے میں اس بٹالین میں رہ چکے ہیں - آپ اس تقریب سے فارغ ہو کر گورنر ہاؤس پہنچے - اور وہاں اعلیٰ سول اور فوجی افسروں کی کانفرنس کی صدارت کی -

کانفرنس میں ایسی تدابیر پر غور کیا گیا جن کے تحت حکومت مغربی پاکستان کی نظم و نسق کی مشینری کو زیادہ بہتر بنایا جا سکے گا - تاکہ عوام کے مفادات کی مؤثر خدمت کی جا سکے - اس اجلاس میں صوبے میں خوراک کے مسئلے پر سیر حاصل بحث کی گئی اور ایسی فوری اور لمبے عرصہ کی تدبیروں پر غور کیا گیا جن کی بدولت صوبے میں اناج کی پیداوار بڑھائی جا سکے -

آخر میں اس کانفرنس میں ایسی تدابیر طے کی گئیں - جن کے تحت آج کی طے کردہ پالیسیوں کا فوری اور مؤثر نفاذ کیا جائے گا -

ریڈیو پاکستان نے اپنی اطلاعات میں بتایا ہے کہ آج کی کانفرنس میں فیصلہ کیا گیا کہ حکومت آئندہ فصل پر گندم ساڑھے بارہ روپے من کے حساب سے خریدے گی - یہ فیصلہ اسلئے کیا گیا ہے کہ کاشتکاروں کے حوصلے بڑھ جائیں اور وہ زیادہ سے زیادہ گندم پیدا کرنے کی کوشش کریں -

سابق عراقی وزیراعظم کے خلاف مقدمہ

بغداد ۱۵ اکتوبر - آج سے بغداد کی فوجی عدالت میں عراق کے سابق وزیراعظم احمد مختار بابان کے خلاف مقدمے کی سماعت شروع ہو گئی ہے - ان کے خلاف ملک کے تحفظ کے منافی کوششیں کرنے کے الزامات لگائے گئے ہیں ❊